الحمد للہ

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے افضل الخلق وسید المرسلین ہونے
کی دس آیتوں اور سو بلکہ سوا سو سے زیادہ احادیث سے تحقیق میں یہ
بے مثل رسالہ بے نظیر عجالہ مسمی بنام تاریخی

تجلی الیقین بان نبینا سید المرسلین

۱۳۰۵ھ

تصنیف لطیف امام المحققین تاج المدققین اعلیحضرت پیشوائے اہلسنت مجدد مأتہ
حاضرہ مؤید ملت طاہرہ جناب مولانا مولوی احمد رضا خاں صاحب قدس سرہ

ناشر:

مکتبہ نوریہ رضویہ گلبرگ اے لائل پور

سلسلہ نمبر ۶،۵

صفحات تجلی الیقین ________________ ۱۱۲

صفحات تمہید ایمان ________________ ۴۴

کل صفحات ________________ ۱۵۶

کتابت ________________ صابر لائلپوری

مطبع ________________ دین محمدی پریس لاہور

ناشر ________________ مکتبہ نوریہ رضویہ گلبرگ اے لائلپور

تعداد ________________ ایک ہزار

طباعت ________________ ۱۳۸۹ھ

قیمت قسم اول مجلد ۴/۰۰ روپے

قیمت قسم اول غیر مجلد ۳/۲۵ روپے

قیمت قسم دوم غیر مجلد ۲/۷۵ روپے

فون :- ۴۰۵۶

مکتبہ نوریہ رضویہ گلبرگ اے لائلپور

بغدادی مسجد

سے حضور کو چن لیا اور وہ دیا جو سارے جہان میں کسی کو نہ دیا نہ کسی مقرب فرشتہ نہ کسی مرسل نبی کو۔

ارشاد پنجاہ و یکم:۔ علامہ شمس الدین ابن الجوزی اپنے رسالہ میلاد میں ناقل حضور سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت جناب مولی المسلمین علی مرتضیٰ کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے فرمایا یا اباالحسن ان محمداً رسول رب العالمین وخاتم النبیین وقائد الغر المحجلین سید جمیع الانبیاء والمرسلین الذی تنبأ وادم بین الماء والطین رؤف بالمومنین شفیع المذنبین ارسلہ اللہ الی کافۃ الخلق اجمعین اے ابوالحسن بیشک محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم رب العالمین کے رسول ہیں اور پیغمبروں کے خاتم اور روشن رو اور روشن دست دپا والوں کے پیشوا تمام انبیاء و مرسلین کے سردار نبی ہوئے جب کہ آدم آب و گل میں تھے مسلمانوں پر نہایت مہربان گناہگاروں کے شفیع اللہ تعالیٰ نے انہیں تمام عالم کی طرف بھیجا۔

ارشاد پنجاہ و دوم:۔ بعض احادیث میں مذکور ہے لی مع اللہ وقت لا یسعنی فیہ ملک مقرب ولا نبی مرسل میرے لیے خدا کے ساتھ ایک ایسا وقت ہے جس میں کسی مقرب فرشتے یا مرسل نبی کی گنجائش نہیں ذکرہ الشیخ فی مدارج النبوۃ۔

ارشاد پنجاہ و سوم:۔ مولانا فاضل علی قاری شرح شفا میں علامہ تلمسانی سے ناقل ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے روایت کی حضور سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جبریل نے کہ مجھے یوں سلام کیا السلام علیک یا اول السلام علیک یا آخر السلام علیک یا ظاہر السلام علیک یا باطن میں نے کہا کہ اے جبریل یہ تو خالق کی صفتیں ہیں مخلوق کو کیونکر مل سکتی ہیں۔ عرض کی میں نے خدا کے حکم سے حضور کو یوں سلام کیا ہے اس نے حضور کو ان صفتوں سے فضیلت اور تمام انبیاء و مرسلین پر خصوصیت بخشی ہے اپنے نام و صفت سے حضور کے لیے نام و صفت

ختم نبوت
رد مرزائیت
تصنیف
امام احمد رضا خاں بریلوی قدس سرہ العزیز
(۱۲۷۲ھ — ۱۳۴۰ھ) (۱۸۵۶ء — ۱۹۲۱ء)
المکتبۃ النوشاہیۃ
دربار نوشاہی نوشہ پور شریف جی ٹی روڈ جہلم

السوء والعقاب علی المسیح الکذاب

قہر الدیان علی مرتد بقادیان

الجراز الدیانی علی المرتد القادیانی

المبین ختم النبیین

ختم نبوت

ردِّ مرزائیت

تصنیف

امام احمد رضا خاں بریلوی قدس سرہ العزیز

(۱۲۷۲ھ — ۱۳۴۰ھ) (۱۸۵۶ء — ۱۹۲۱ء)

المکتبۃ النوشاھیہ

دربار نوشاہی نوشہ پور شریف جی ٹی روڈ جہلم

نام کتاب	....	ختمِ نبوت (ردِّ مرزائیت)
تصنیف	....	امام احمد رضا خاں بریلوی قدس سرہٗ
ترجمہ	....	شیخ الحدیث مفتی محمد عبدالقیوم ہزاروی علیہ الرحمہ شیخ الحدیث علامہ حافظ محمد عبدالستار سعیدی
مقدمہ	....	شیخ الحدیث علامہ محمد عبدالحکیم شرف قادری
زیرسرپرستی	....	پیر سید معروف حسین شاہ عارف نوشاہی قادری
تصحیح	....	مولانا حافظ محمد ظہیر بٹ
کمپوزنگ	....	مولانا محمد اکرام اللہ بٹ
تخریج	....	مولانا نذیر احمد سعیدی، مولانا محمد شہزاد ہاشمی
صفحات	....	120
ناشر	....	المکتبۃ النوشاھیۃ، نوشہ پور شریف دربار نوشاہی جی ٹی روڈ، جہلم
قیمت	....	

ملنے کے پتے

☆........ مکتبہ اہلسنت، جامعہ نظامیہ رضویہ اندرون لوہاری دروازہ لاہور۔

☆........ ضیاء القرآن پبلیکیشنز داتا گنج بخش روڈ لاہور۔

☆........ شبیر برادرز، اردو بازار لاہور۔

پیش لفظ

الحمدللہ! اعلیٰ حضرت امام المسلمین مولانا الشاہ احمد رضا خان فاضل بریلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے خزائنِ علمیہ اور ذخائر فقہیہ کو جدید انداز میں عصر حاضر کے تقاضوں کے عین مطابق منظر عام پر لانے کے لئے مفتی اعظم پاکستان شیخ الحدیث، قدوۃ العلماء، حضرت علامہ مولانا مفتی محمد عبدالقیوم قادری ہزاروی علیہ الرحمہ (المتوفی ۲۶ اگست ۲۰۰۳ء) کی زیر سرپرستی دارالعلوم جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور میں رضا فاؤنڈیشن کے نام سے جو ادارہ مارچ ۱۹۸۸ء میں قائم ہوا تھا وہ انتہائی کامیابی اور برق رفتاری کے ساتھ مجوزہ منصوبہ کے ارتقائی مراحل کو طے کرتے ہوئے اپنے اہداف کی طرف بڑھ رہا ہے۔ اب تک یہ ادارہ امام احمد رضا کی متعدد تصانیف شائع کر چکا ہے جن میں بین الاقوامی معیار کے مطابق شائع ہونے والی مندرجہ ذیل عربی تصانیف خاص اہمیت کی حامل ہیں:

(۱) الدولۃ المکیۃ بالمادۃ الغیبیۃ	(۱۳۲۳ھ)
مع الفیوضات الملکیۃ لمحب الدولۃ المکیۃ	(۱۳۲۶ھ)
(۲) انباء الحی ان کلامہ المصون تبیان لکل شئی	(۱۳۲۶ھ)
مع التعلیقات حاسم المفتری علی السید البری	(۱۳۲۸ھ)
(۳) کفل الفقیہ الفاہم فی احکام قرطاس الدراہم	(۱۳۲۴ھ)
(۴) صیقل الرین عن احکام مجاورۃ الحرمین	(۱۳۰۵ھ)
(۵) ہادی الاضحیۃ بالشاۃ الھندیۃ	(۱۳۱۴ھ)
(۶) الصافیۃ الموحیۃ لحکم جلود الاضحیۃ	(۱۳۰۷ھ)
(۷) الاجازات المتینۃ لعلماء بکۃ والمدینۃ	(۱۳۲۴ھ)
(۸) حُسام الحرمین علیٰ منحر الکفر والمین	(۱۳۲۴ھ)

مگر اس ادارے کا عظیم ترین کارنامہ "العطایا النبویۃ فی الفتاوی الرضویۃ" المعروف بہ فتاویٰ

تلاوت کر کے بیان کیا کہ النبیین میں جو لفظ النبیین مضاف الیہ واقع ہوا ہے اس لفظ پر الف لام استغراق کا ہے بایں معنی کہ سوائے حضور پُر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے کوئی نبی نہ آپ کے زمانہ میں ہوا اور نہ بعد آپ کے قیامت تک کوئی نبی ہو نبوت آپ پر ختم ہوگئی، آپ کُل نبیوں کے خاتم ہیں، بعد وعظ مولوی ابراہیم صاحب کے راحت حسین طالب علم مدرسہ اسلامیہ بہار کے مجاور درگاہ نے باعانت بعض معاون روپوش بڑے دعوے کے ساتھ مولوی ابراہیم صاحب کی تقریر مذکور کی تردید کی اور صاف لفظوں میں کہا کہ لفظ ''النبیین'' پر الف لام استغراق کا نہیں ہے بلکہ عہد خارجی کا ہے، چونکہ یہ مسئلہ عقائد ہے لہذا اس کے متعلق چند مسائل نمبروار لکھ کر اہل حق سے گزارش ہے کہ بنظرِ احقاقِ حق ہر مسئلہ کا جواب باصواب بحوالۂ کتب تحریر فرمادیں تاکہ اہل اسلام گمراہی و بدعقیدگی سے بچیں:

(۱) راحت حسین مذکور کا کہنا کہ ''النبیین'' پر الف لام عہد خارجی کا ہے استغراق کا نہیں، یہ قول صحیح اور موافق مذہب منصور اہل سنت و جماعت کے ہے یا موافق فرقہ ضالہ زیدیہ کے؟

(۲) نفی استغراق سے آیۂ کریمہ کا کیا مفہوم ہوگا؟

(۳) برتقدیر صحت نفی استغراق اس آیہ سے اہل سنت کا عقیدہ کہ حضور پُر نور صلی اللہ علیہ وسلم کُل انبیاء کے خاتم ہیں، ثابت ہوتا ہے کہ نہیں اور اہل سنت اس آیہ کو مثبتِ خاتمیتِ کاملہ سمجھتے ہیں یا نہیں؟

(۴) اگر آیت مثبتِ کلیت نہیں ہوگی تو پھر کس آیت سے کلیت ثابت ہوگی اور جب دوسری آیت مثبت کلیت نہیں تو اہل سنت کے اس عقیدے کا ثبوت دلیل قطعی سے ہرگز نہ ہوگا۔

(۵) جس کا عقیدہ ہو کہ حضور پُر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کُل انبیاء کے خاتم نہیں ہیں، اس کے پیچھے اہلسنت کو نماز پڑھنا جائز ہے یا نہیں؟

(۶) اس باطل عقیدے کے لوگوں کی تعظیم و توقیر کرنی اور ان کو سلام کرنا جائز ہوگا یا ممنوع؟

(۷) کیا سُنّی حنفی کو جائز ہے کہ جو شخص حضور پُر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو کُل انبیاء کا خاتم نہ سمجھے اس سے دینی علوم پڑھیں یا اپنی اولاد کو علمِ دین پڑھنے کے واسطے ان کے پاس بھیجیں، فقط المستفتی محمد عبداللہ۔

دلائل خارجیہ [1]

دلیل اوّل : توضیح صفحہ ۱۰۰ میں ہے:

الاصل ای الراجح هو العهد الخارجی لانه حقیقة التعیین و کمال التمییز. [1]

اصل یعنی راجح عہد خارجی ہی ہے اس لئے کہ عہد خارجی حقیقت تعیین اور کمال تمیز ہے۔

دلیل دوم : نور الانوار صفحہ ۸۱ میں ہے:

یسقط اعتبار الجمعیة اذا دخلت علی الجمع. [2]

جب لام تعریف جمع پر داخل ہو تو اعتبارِ جمعیت ساقط ہو جاتا ہے۔

پس نبیین کہ صیغۂ جمع ہے، جب اس پر الف لام تعریف داخل ہوا تو نبیین سے معنیٰ جمعیت ساقط ہو گیا اور جب معنیٰ جمعیت ساقط ہو گیا تو الف لام استغراق کا ماننا صحیح نہیں ہو سکتا۔

دلیل سوم : یہ امر مسلّم ہے کہ مضاف مضاف الیہ کا غیر ہوتا ہے، پس جب فردِ واحد اس کل کے طرف مضاف ہو جس میں وہ داخل ہے، تو وہ کل من حیث ہو کل ہونے کے، کل باقی نہ رہے گا، بلکہ کلیت اس کی ٹوٹ جائے گی، اور جب کلیت اس کی باقی نہ رہی تو بعضیت ثابت ہوگئی اور یہی معنیٰ ہے عہد کا، اور اگر اس فرد مضاف کو ہم اس کل کے شمول میں رکھیں تو تقدم الشئے علیٰ نفسہٖ لازم آتا ہے اور یہ باطل ہے کیونکہ وجودِ مضاف الیہ مقدم ہوتا ہے وجودِ مضاف پر، پس ان دلائل سے ثابت ہوا کہ النبیین میں الف لام عہد خارجی کا ماننا چاہئے۔

الجواب :

حضور پُر نور خاتم النبیین سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم علیہ وعلیہم اجمعین کا خاتم یعنی بعثت میں آخر جمیع

[1] چونکہ خاتم النبیین میں الف لام عہد خارجی کے ق[illegible] دلائل خ[illegible]جیہ لکھے گئے ہیں ۱۲

[1] التوضیح والتلویح — قولہ ومنہا الجمع المعرف باللام — نورانی کتب خانہ پشاور — ۱ / ۱۳۶

[2] نور الانوار — بحث التعریف باللام ۔۔۔ الا سافۃ — مکتبہ حسن دہلی — صفحہ ۸۱

انبیاء ومرسلین بلاتاویل وبلاتخصیص ہوناضروریاتِ دین سے ہے جواس کامنکر ہویااس میں ادنیٰ شک وشبہہ کوبھی راہ دے کافر مرتد ملعون ہے، آیۂ کریمہ

ولکن رسول اللّٰہ وخاتم النبیین [1]

لیکن آپ اللہ کے رسول اورانبیاء کے خاتم ہیں۔

وحدیث متواتر "لانبی بعدی" [2] (میرے بعدکوئی نبی نہیں) سے تمام امت مرحومہ نے سلفاًوخلفاً یہی معنی سمجھے کہ حضوراقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بلاتخصیص تمام انبیاء میں آخرنبی ہوئے، حضور کے ساتھ یاحضورکے بعدقیامِ قیامت تک کسی کونبوت ملنی محال ہے۔

فتاویٰ یتیمۃ الدہر والاشباہ والنظائر وفتاویٰ عالمگیریہ وغیرہا میں ہے:

اذا لم یعرف الرجل ان محمدا صلی اللّٰہ تعالیٰ علیہ وسلم اٰخر الانبیاء فلیس بمسلم لانہ من الضروریات. [3]

جوشخص یہ نہ جانے کہ محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تمام انبیاء میں سب سے پچھلے نبی ہیں وہ مسلمان نہیں کہ حضورکا آخرالانبیاء ہوناضروریاتِ دین سے ہے۔

شفاءشریف امام قاضی عیاض رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ میں ہے:

کذٰلک (یکفر) من ادعی نبوۃ احد مع نبینا صلی اللّٰہ علیہ وسلم اوبعدہ (الیٰ قولہ) فھؤلاء کلھم کفار مکذبون للنبی صلی اللّٰہ تعالیٰ علیہ وسلم لانہ ﷺ اخبر انہ خاتم النبیین ولانبی بعدہ واخبر عن اللّٰہ تعالیٰ انہ خاتم النبیین وانہ ارسل کافۃ للناس واجمعت الامۃ علی حمل ان ھذا الکلام علی ظاھرہ وان مفھومہ المراد بہ دون تاویل ولا تخصیص فلاشک فی کفر ھؤلاء الطوائف کلھاقطعا اجماعا وسمعا [4]

---

[1] القرآن الکریم ٣٣ / ٤٠

[2] صحیح البخاری کتاب الانبیاء باب ماذکرعن بنی اسرائیل قدیمی کتب خانہ کراچی ١ /٤٩١

[3] الاشباہ والنظائر باب الردۃ ادارۃ القرآن والعلوم الاسلامیہ کراچی ١ / ٢٩٦

[4] الشفاء بتعریف حقوق المصطفٰے فصل فی تحقیق القول فی اکفار المتأولین شرکت صحافیۃ فی البلد العثمانیۃ ترکی ٢/٢٧٠،٢٧١

یعنی جو ہمارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے زمانہ میں خواہ حضور کے بعدکسی کی نبوت کاادعا کرے کافر ہے (اس قول تک) یہ سب نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تکذیب کرنے والے ہیں کہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے خبردی کہ وہ خاتم النبیین ہیں اوران کے بعدکوئی نبی نہیں اوراللہ تعالیٰ کی جانب سے یہ خبردی کہ حضور خاتم النبیین ہیں اوران کی رسالت تمام لوگوں کوعام ہے اورامت نے اجماع کیاہے کہ یہ آیات واحادیث اپنے ظاہر پر ہیں جوکچھ ان سے مفہوم ہوتاہے وہی خدااوررسول کی مراد ہے نہ ان میں کوئی تاویل ہے نہ کچھ تخصیص توجولوگ اس کاخلاف کریں وہ بحکمِ اجماعِ امت وبحکمِ قرآن وحدیث سب یقیناً کافر ہیں۔

امام حجۃ الاسلام امام غزالی قدس سرہ العالی کتاب الاقتصاد میں فرماتے ہیں:

ان الامۃ فھمت من ھذا اللفظ انہ افھم عدم نبی بعدہ ابدا وعدم رسول بعدہ ابدا وانہ لیس فیہ تاویل ولا تخصیص وامن اولہ بتخصیص فکلامہ من انواع الھذیان لایمنع الحکم بتکفیرہ لانہ مکذب لھذا النص الذی اجمعت الامۃ علی انہ غیرمؤول ولا مخصوص. [1]

یعنی تمام اُمتِ مرحومہ نے لفظ خاتم النبیین سے یہی سمجھاہے وہ بتاتاہے کہ حضوراقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بعدکبھی کوئی نبی نہ ہوگاحضوراقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بعدکوئی رسول نہ ہوگا اورتمام امت نے یہی ماناہے کہ اس میں اصلاً کوئی تاویل یاتخصیص نہیں توجوشخص لفظ خاتم النبیین میں النبیین کواپنے عموم واستغراق پرنہ مانے بلکہ اسے کسی تخصیص کی طرف پھیرے اس کی بات مجنون کی بَک یاسرسامی کی بہک ہے اسے کافرکہنے سے کچھ ممانعت نہیں کہ اس نے نص قرآنی کوجھٹلایا جس کے بارے میں امت کااجماع ہے کہ اس میں نہ کوئی تاویل ہے نہ تخصیص۔

---

[1] الاقتصاد فی الاعتقاد امام غزالی المکتبۃ الادبیۃ مصر صفحہ ١١٤

عارف باللہ سیدی عبدالغنی نابلسی قدس سرہ القدسی شرح الفرائد میں فرماتے ہیں:

تجویز نبی مع نبینا صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم اوبعدہ یستلزم تکذیب القراٰن اذ قد نص علٰی انہ خاتم النبیین واٰخر المرسلین وفی السنۃ انا العاقب لانبی بعدی واجمعت الامۃ علٰی ابقاء ھذا الکلام علی ظاہرہ وھذہ احدی المسائل المشھورۃ التی کفرنا بھا الفلاسفۃ لعنھم اللہ تعالٰی.[1]

ہمارے نبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے ساتھ یا بعد کسی کو نبوت ملنی جائز ماننا تکذیب قرآن کو مستلزم ہے کہ قرآن عظیم تصریح فرماچکا ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم خاتم النبیین و آخر المرسلین ہیں، اور حدیث میں فرمایا: میں پچھلا نبی ہوں میرے بعد کوئی نبی نہیں۔ اور تمام امت کا اجماع ہے کہ یہ کلام اپنے ظاہر پر ہے یعنی عموم واستغراق بلا تاویل وتخصیص، اور یہ ان مشہور مسئلوں سے ہے جن کے سبب ہم اہل اسلام نے کافر کہا فلاسفہ کو، اللہ تعالٰی ان پر لعنت کرے۔

امام علامہ شہاب الدین فضل اللہ بن حسین تورپشتی حنفی کتاب المعتمد فی المعتقد میں فرماتے ہیں:

بحمد اللہ تعالٰی این مسئلہ درمیان اسلامیان روشن تر ازاں ست کہ آن را بکشف وبیان حاجت افتد، خدائے تعالٰی خبر داد کہ بعد از وے صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نبی دیگر نباشد ومنکر ایں مسئلہ کسے تواند بود کہ اصلاً در نبوت او صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم معتقد نباشد کہ اگر برسالت او معترف بودے وے را در ہرچہ ازاں خبر داد صادق دانستے وبہماں حجتہا کہ از طریق تواتر رسالت او بیش ما درست شدہ ایں نیز درست شد کہ وے صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم باز پسیں پیغمبران ست در زمان او وتا قیامت بعد از وے ہیچ نبی نباشد وہر کہ دریں بہ شک ست دراں نیز بہ شک ست ونہ آن کس کہ گوید کہ بعد او وے نبی دیگر بود یا ہست یا خواہد بود آں کس نیز کہ گوید کہ امکان دارد کہ باشد کافرست اینست شرط درستی ایمان بخاتم انبیاء محمد مصطفٰی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم۔[2]

---

[1] المعتقد المنتقد بحوالہ المطالب الوفیہ شرح الفرائد السنیہ تجویز نبی بعدہٗ کفر مکتبۃ الحقیقیۃ استنبول ترکی صفحہ ۱۱۵
[2] المعتمد فی المعتقد

بحمد اللہ تعالٰی یہ مسئلہ اہلِ اسلام کے ہاں اتنا واضح اور آشکار ہے کہ اسے بیان کرنے کی ضرورت ہی نہیں، اللہ تعالٰی نے خود اطلاع فرمادی ہے کہ آپ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے بعد کوئی نبی نہیں ہوگا اگر کوئی شخص اس کا منکر ہے تو وہ تو اصلاً آپ کی نبوت کا معتقد نہیں کیونکہ اگر آپ کی رسالت کو تسلیم کرتا تو جو کچھ آپ نے بتایا ہے اس کو حق جانتا جس طرح آپ کی رسالت ونبوت تواتر سے ثابت ہے اسی طرح یہ بھی تواتر سے ثابت ہے کہ حضور تمام انبیاء کے آخر میں تشریف لائے ہیں اور اب تا قیامت آپ کے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا جس کو اس بارے میں شک ہے اسے پہلی بات کے بارے میں شک ہوگا، صرف وہی شخص کافر نہیں جو یہ کہے کہ آپ کے بعد نبی تھا یا ہے یا ہوگا بلکہ وہ بھی کافر ہے جو آپ کے بعد کسی نبی کی آمد کو ممکن تصور کرے، خاتم الانبیاء صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم پر ایمان درست ہونے کی شرط ہی یہ ہے۔

بالجملہ آیۂ کریمہ ولٰکن رسول اللہ وخاتم النبیین[1] مثل حدیث متواتر لانبی بعدی[2] قطعاً عام اور اس میں مراد استغراقِ تام اور اس میں کسی قسم کی تاویل وتخصیص نہ ہونے پر اجماعِ امت خیر الانام علیہ وعلیہم الصلوٰۃ والسلام، یہ ضروریاتِ دین سے ہے اور ضروریاتِ دین میں کوئی تاویل یا اس کے عموم میں کچھ قیل وقال اصلاً مسموع نہیں، جیسے آج کل دجال قادیانی بَک رہا ہے کہ "خاتم النبیین" سے ختم نبوت شریعت جدیدہ مراد ہے اگر حضور کے بعد کوئی نبی اسی شریعتِ مطہرہ کا مروج وتابع ہوکر آئے کچھ حرج نہیں" اور وہ خبیث اس سے اپنی نبوت جمانا چاہتا ہے، یا ایک اور دجال نے کہا تھا کہ "تقدم[ف1] تاخر زمانی میں کچھ فضیلت نہیں خاتم بمعنی آخر لینا خیالِ جہال ہے بلکہ خاتم النبیین بمعنی نبی بالذات ہے" اور اسی مضمون ملعون کو دجال اول نے یوں[ف2] ادا کیا کہ "خاتم النبیین بمعنی افضل النبیین ہے"

ف ۱ تحذیر الناس نانوتی ۱۲ ف ۲ مواہب الرحمٰن قادیانی ۱۲

[1] القرآن الکریم ۳۳ / ۴۰
[2] صحیح البخاری کتاب الانبیاء باب ماذکر عن بنی اسرائیل قدیمی کتب خانہ کراچی ۱/۴۹۱

ایک اور مرتد نے لکھا "خاتم النبیین[1] ہونا حضرت رسالت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا بہ نسبت اس سلسلہ محدودہ کے ہے نہ بہ نسبت جمیع سلاسل عوالم کے، پس اور مخلوقات کا اور زمینوں میں نبی ہونا ہرگز منافی خاتم النبیین کے نہیں جموع محلے باللام امثال اس مقام پر مخصوص ہوتی ہیں" چند اور خبیثوں نے لکھا کہ "الف لام[2] خاتم النبیین میں جائز ہے کہ عہد کے لئے ہو اور برتقدیر تسلیم استغراق جائز ہے کہ استغراق عرفی کے لئے ہو اور برتقدیر حقیقی جائز ہے کہ مخصوص البعض ہو اور بھی عام کے قطعی ہونے میں بڑا اختلاف ہے کہ اکثر علماء ظنی ہونے کے قائل ہیں" ان شیاطین سے بڑھ کر، اور بعض ابلیسیوں نے لکھا کہ "اہل اسلام[3] کے بعض فرقے ختم نبوت کے ہی قائل نہیں اور بعض قائل ختم نبوت تشریعی کے ہیں نہ مطلق نبوت کے"۔

الی غیر ذلک من الکفریات الملعونة والارتدادات المشحونة بنجاسات ابلیس وقاذورات التدلیس لعن اللّٰہ قائلها وقاتل اللّٰہ قابلیها .

دیگر کفریات ملعونہ اور ارتدادات جو ابلیس کی نجاستوں اور جھوٹ کی پلیدیوں کو متضمن ہے اللہ تعالیٰ کی اس کے قائل پر لعنت ہو اور اسے قبول کرنے والے کو اللہ تعالیٰ برباد فرمائے۔

یہ سب تاویل رکیک ہیں یا عموم واستغراق "النبیین" میں تشویش وتشکیک سب کفر صریح وارتداد قبیح اللہ ورسول نے مطلقاً نفی نبوت تازہ فرمائی، شریعت جدیدہ وغیرہا کی کوئی قید کہیں نہ لگائی اور صراحۃً خاتم بمعنی آخر بتایا، متواتر حدیثوں میں اس کا بیان آیا اور صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین سے اب تک تمام امت مرحومہ نے اسی معنی ظاہر ومتبادر وعموم واستغراق حقیقی تام پر اجماع کیا اور اسی بنا پر سلفاً وخلفاً ائمہ مذاہب نے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بعد ہر مدعی نبوت کو کافر کہا، کتب احادیث وتفسیر وعقائد وفقہ ان کے بیانوں سے گونج رہی ہیں، فقیر غفرلہ المولی القدیر نے اپنی کتاب "جزاء اللّٰہ عدوہ بابائه ختم النبوة" میں اس مطلب ایمانی پر صحاح وسنن ومسانید ومعاجیم وجوامع سے ایک سو بیس حدیثیں

ف ۱ مناظرہ احمدیہ ۱۲ ف ۲ ناصر المومنین سہوانی ۱۲ ف ۳ تحریر اہی زندیق پشاوری ۱۲

اور تکفیر منکر کہ ارشادات ائمہ وعلمائے قدیم وحدیث وکتب عقائد واصول فقہ وحدیث سے تیس نصوص ذکر کئے وللہ الحمد۔ تو یہاں عموم واستغراق کا انکار خواہ کسی تاویل وتبدیل کا اظہار نہیں کر سکتا مگر کھلا کافر، خدا کا دشمن قرآن کا منکر، مردود وملعون، خائب وخاسر، والعیاذ باللہ العزیز القادر، ایسی تشکیکیں تو وہ اشقیاء، رب العالمین میں بھی کر سکتے ہیں کہ جائز ہے لام عہد کے لئے ہو یا استغراق عرفی کے لئے یا عام مخصوص منہ البعض یا عالمین سے مراد عالمین زمانہ کقوله تعالٰی وانی فضلتکم علی العالمین[1] (جیسے کہ باری تعالیٰ کا فرمان ہے: اور میں نے تم کو جہاں والوں پر فضیلت دی۔) اور سب کچھ سہی پھر عام قطعی تو نہیں خدا کا پروردگار جمیع عالم ہونا یقینی کہاں مگر الحمد للہ مسلمان نہ ان ملعون ناپاک وساوس کو رب العالمین میں سنیں نہ ان خبیث گندے وساوس کو خاتم النبیین میں،

الا لعنة اللّٰہ علی الظالمین[2] ان الذین یؤذون اللّٰہ ورسوله لعنهم اللّٰہ فی الدنیا والاٰخرة واعدلهم عذابا مهینا.[3]

ارے ظالموں پر خدا کی لعنت، بے شک جو ایذا دیتے ہیں اللہ اور اس کے رسول کو ان پر اللہ کی لعنت ہے دنیا اور آخرت میں اور اللہ نے ان کے لئے ذلت کا عذاب تیار کر رکھا ہے۔

یہ طائفہ خائفہ خارجیہ جن سے سوال ہے اگر معلوم ہو کہ حضور پرنور خاتم الانبیاء ومرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیہم اجمعین کے خاتم ہونے کو صرف بعض انبیاء سے مخصوص کرتا ہے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے روز بعثت سے جب یا اب یا کبھی کسی زمانے میں کوئی نبوت، اگرچہ ایک ہی، اگرچہ غیر تشریعی اگرچہ کسی اور طبقۂ زمین، یا کنج آسمان میں اگرچہ کسی اور نوع غیر انسانی میں واقع ماننا، یا بوصف اعتقاد عدم وقوع، محض بطور احتمال شرعی وامکان وقوعی جائز جاننا، یہ بھی سہی مگر جائز ومحتمل ماننے والوں کو مسلمان کہتا یا طوائف ملعونہ مذکورہ، خواہ ان کے کبراء یا نظراء کی تکفیر سے باز رہتا ہے، تو ان سب

۱ القرآن الکریم ۲ / ۴۸
۲ القرآن الکریم ۱۱ / ۱۸
۳ القرآن الکریم ۳۳ / ۵۷

صورتوں میں یہ طائفہ خائفہ خود بھی قطعاً یقیناً اجماعاً ضرورۃً مثل طوائف مذکورہ قادیانیہ وقاسمیہ وامیریہ ونذیریہ وامثالہم لعنہم اللّٰہ تعالیٰ کافرومرتد ملعون ابد ہے،قاتلھم اللّٰہ انی یؤفکون[۱] (اللہ انہیں مارے کہاں اوندھے جاتے ہیں) کہ ضروریاتِ دین کا جس طرح انکار کفر ہے یونہی ان میں شک وشبہہ اوراحتمال خلاف، ماننا بھی کفر ہے یونہی ان کے منکر یاان میں شاک کومسلمان کہنایااسے کافر نہ جاننا بھی کفر ہے۔بحرالکلام امام نسفی وغیرہ میں ہے:

من قال بعد نبینا نبی یکفر لانہ انکر النص و کذٰلک لوشک فیہ .[۲]

جوشخص یہ کہے کہ ہمارے نبی کے بعد نبی آسکتا ہے وہ کافر ہے کیونکہ اس نے نص قطعی کاانکار کیا،اسی طرح وہ شخص جس نے اس کے بارے میں شک کیا۔

درمختاروبزازیہ ومجمع الانہروغیرہا کتب کثیرہ میں ہے:

من شک فی کفرہ وعذابہ فقد کفر .[۳]

جس نے اس کے کفروعذاب میں شک کیاوہ بھی کافر ہے۔

ان لعنتی اقوال،نجس تراز ابوال، کے ردّ میں اواخرصدی گزشتہ میں بکثرت رسائل ومسائل علمائے عرب وعجم طبع ہوچکےاوروہ ناپاک فتنے غارِ مذلت میں گرکر قعرِ جہنم کوپہنچے والحمدللہ رب العالمین۔اس طائفہ جدیدہ کو اگر طوائف طریدہ کی حمایت سُوجھے گی تو اللہ واحد قہار کالشکرِ جرار،اسے بھی اس کی سزائے کردار پہنچانے کوموجود ہے۔

قال تعالٰی الم نھلک الاولین ؕ ثم نتبعھم الاٰخرین ○ کذٰلک نفعل بالمجرمین ○ ویل یومئذ للمکذبین ○[۴]

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: کیا ہم نے اگلوں کوہلاک نہ فرمایا،پھر پچھلوں کوان کے پیچھے پہنچائیں گے

---

[۱] القرآن الکریم ۹ / ۳۰ [۲] بحرالکلام

[۳] مجمع الانہر شرح ملتقی الابحر فصل فی احکام الجزیہ داراحیاء التراث العربی بیروت ۱ / ۶۷۷

[۴] القرآن الکریم ۷۷ / ۱۶تا۱۹

مجرموں کے ساتھ ہم ایسا ہی کرتے ہیں،اس دن کوجھٹلانے والوں کی خرابی ہے۔

اوراگراس طائفۂ جدیدہ کی نسبت وہ تجویز واحتمال نبوت یاعدمِ تکفیر منکران ختم نبوت،معلوم نہ بھی ہو،نہ اس کا خلاف ثابت ہوتواس کا آیۂ کریمہ میں افادۂ استغراق سے انکاراورارادۂ بعض پراصرار کیااسے حکم کفر سے بچالے گا کہ وہ صراحۃً آیۂ کریمہ کااس تفسیر قطعی یقینی اجماعی ایمانی کامنکرومبطل ہے جوخود حضور پرنور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمائی اور جس پرتمام اُمتِ مرحومہ نے اجماع کیااور بنقل متواتر ضروریاتِ دین سے ہوکر ہم تک آئی ، مثلاً کوئی شخص کہے کہ شراب کی حرمت قرآن عظیم سے ثابت نہیں ائمۂ دین فرماتے ہیں وہ کافر ہوگیااگرچہ اس کے کلام میں حرمتِ خمر کاانکار نہ تھا،نہ تحریمِ خمر کاثبوت صرف قرآن عظیم پرموقوف کہ اس کی تحریم میں احادیث متواترہ بھی موجود،اور کچھ نہ ہوتو خوداس کی حرمت ضروریاتِ دین سے ہےاورضروریاتِ دین خصوص نصوص کےمحتاج نہیں رہتے۔امام اجل ابوزکریانووی کتاب الروضہ پھرامام ابن حجرمکی اعلام بقواطع الاسلام میں فرماتے ہیں:

اذا جحد مجمعا علیہ یعلم من دین الاسلام ضرورۃ سواء کان فیہ نص اولا فان جحدہ یکون کفرا اھ ملتقطا .[۱]

جب کسی نے ایسی بات کاانکار کیاجس کاضروریاتِ دین اسلام میں سے ہونامتفق علیہ معلوم ہے خواہ اس میں نص ہویانہ ہوتواس کاانکار کفر ہے۔اھ ملتقطاً

بعینہٖ یہی حالت یہاں بھی ہے کہ اگرچہ بعثت محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے ہمیشہ کے لئے دروازۂ نبوت بند ہوجانااوراس وقت سے ہمیشہ تک،کبھی کسی وقت کسی جگہ،کسی صنف میں کسی طرح کی نبوت نہ ہوسکنا کچھ اس آیۂ کریمہ ہی پرموقوف نہیں بلکہ اس کے ثبوت میں قاہروباہر،متوافرومتظافر، متکاثرومتواتر حدیثیں موجوداور کچھ نہ ہوتو بحمداللہ تعالیٰ مسئلہ خودضروریاتِ دین سے ہے مگرآیت کے معنی متواتر،مجمع علیہ قطعی ضروری کاانکار،اس پرکفر ثابت کرے گااگرچہ اس کے کلام میں صراحۃً نفسِ

---

[۱] الاعلام بقواطع الاسلام مع سبل النجاۃ مکتبۃ الحقیقیہ استنبول ترکی صفحہ ۳۵۲

مسئلہ کا انکار نہیں، منح الروض الازہر شرح فقہ اکبر سیدنا امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ میں ہے:

لوقال حرمة الخمر لاتثبت بالقران كفر ای لانه عارض نص القران وانكر تفسير اهل الفرقان .[1]

اگر کسی نے کہا شراب کی حرمت قرآن سے ثابت نہیں تو وہ کافر ہے کیونکہ اس نے نص قرآنی کے ساتھ معارضہ کیا اور اہل فرقان کی تفسیر کا انکار کیا۔

فتاوی تتمہ میں ہے:

من انكر حرمة الخمر فی القران كفر .[2]

جس نے قرآن کے حوالے سے حرمت شراب کا انکار کیا وہ کافر ہو گیا۔

اعلام امام مکی میں ہمارے علماء سے کلمات کفر بالاتفاق میں نقل کیا:

اوقال لم تثبت حرمة الخمر فی القران .[3]

یا اس نے کہا قرآن میں حرمتِ شراب کا ثبوت نہیں ہے۔

پھر خود فرمایا:

كفر زاعم انه لانص فی القران علٰی تحريم الخمر ظاهر ، لانه مستلزم لتكذيب القران الناص فی غير ماٰية علٰی تحريم الخمر فان قلت غاية مافيه انه كذب وهو لايقتضی الكفر قلت ممنوع لانه كذب يستلزم انكار النص المجمع عليه المعلوم من الدين بالضرورة .[4]

جس نے کہا تحریم شراب پر قرآن میں کوئی نص نہیں اس کا کافر ہونا نہایت ہی واضح ہے کیونکہ اس کا یہ قول قرآن کی تکذیب کر رہا ہے قرآن نے متعدد جگہ پر شراب کے حرام ہونے

---

[1] منح الروض الازہر شرح الفقہ الاکبر ملا علی قاری — فصل فی الکفر صریحا وکنایۃ — مصطفے البابی مصر — صفحہ ۱۹۰
[2] منح الروض الازہر بحوالہ فتاوی تتمہ — // — فصل فی الکفر صریحا وکنایۃ — مصطفے البابی مصر — صفحہ ۱۹۰
[3] الاعلام بقواطع الاسلام مع سبل النجاۃ — مکتبۃ الحقیقیہ استنبول ترکی — صفحہ ۳۷۱
[4] الاعلام بقواطع الاسلام مع سبل النجاۃ — مکتبۃ الحقیقیہ استنبول ترکی — صفحہ ۳۷۲

پر تصریح کی ہے، اگر یہ کہا جائے کہ یہ تو صرف اتنا تقاضا کرتا ہے کہ یہ جھوٹ ہو کفر کا تقاضا نہیں کرتا، میں کہوں گا یہ بات درست نہیں کیونکہ اس کا یہ قول اس نص قرآنی کے انکار کو مستلزم ہے جس سے ایسا حکم ثابت ہو رہا ہے جو متفق طور پر ضروریات دین میں سے ہے۔

تو اگرچہ یہ طائفہ آیۂ کریمہ میں استغراق کے انکار سے ختم تام نبوت، پر دلائل قطعیہ سے مسلمانوں کا ہاتھ خالی نہیں کر سکتا، مگر اپنا ہاتھ ایمان سے خالی کر گیا، ہاں اگر ارباب طائفہ صراحۃً ایمان لائیں کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے زمانہ میں، خواہ حضور کے بعد، کبھی کسی جگہ، کسی طرح کی کوئی نبوت، کسی کو نہیں مل سکتی، حضور کے خاتم النبیین وآخر الانبیاء والمرسلین ہونے میں اصلاً کوئی تخصیص تاویل تقیید تحویل نہیں اور ان تمام مطالب کو نصوص قطعیہ واجماع یقینی وضروریات دین، سے ثابت یقیناً مانیں اور ان تمام طوائف ملعونہ مذکورہ اور ان کے اکابر کو بہ اوصاف صاف کافر مرتد کہیں، صرف بزعم خود اپنی نحوی ومنطقی جہالتوں بطالتوں، کج فہمیوں کے باعث آیۂ کریمہ میں لام عہد لیں اور استغراق نامستقیم سمجھیں تو اگرچہ بوجہ انکار تفسیر متواتر اجماعی قطعی اسلوب فقہی، ان پر اب بھی لزوم کفر مانے مگر از انجا کہ اس نے اعتقاد صحیح کی تصریح اور کبرائے منکرین کی تکفیر صریح کر دی اس کی تکفیر سے زبان روکنا ہی مسلک تحقیق واحتیاط ہوگا، امام مکی بعد عبارت مذکورہ فرماتے ہیں:

ومن ثم يتجه انه لوقال الخمر حرام وليس فی القران نص علی تحريمه لم يكفر لانه الأن محض كذب وهو لا كفر به .[1]

اسی وجہ سے یہ توجیہ کی جاتی ہے کہ اگر کوئی کہتا ہے شراب تو حرام ہے لیکن قرآن میں اس کی تحریم پر نص نہیں تو وہ کافر نہ ہوگا اس لئے کہ اب وہ محض جھوٹ بول رہا ہے اور اس سے وہ کافر نہ ہوگا۔

اقول وبالله التوفيق (میں کہتا ہوں اور توفیق اللہ تعالیٰ سے ہے) اس تقدیر اخیر پر بھی اس قدر میں شک نہیں کہ یہ طائفہ خائفہ یار و معین، مرتدین وکافرین وبازیچہ کنندۂ کلام رب العالمین

---

[1] الاعلام بقواطع الاسلام مع سبل النجاۃ — مکتبۃ الحقیقیہ استنبول ترکی — صفحہ ۳۷۲

ہوتو استغراق وغیرہ معتبر نہ ہوگا۔ ہم اوپر واضح کر آئے کہ عہد خارجی مزعوم طائفہ خارجیہ سے معنی درست نہیں ہوسکتے، آیہ کریمہ قطعاً آئندہ نبوتوں کا دروازہ بند فرماتی ہے، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے یہی معنی اس کے بیان فرمائے، تمام امت نے سلفاً وخلفاً اس کے یہی معنی سمجھے اور اس عہد خارجی پر آیت کو اس سے کچھ مس نہیں رہتا تو واجب ہے کہ استغراق مراد ہو، اسی تلویح میں اسی عبارت منقولہ طائفہ کے متصل ہے:

ثم الاستغراق الی ان قال فالاستغراق هو المفهوم من الاطلاق حیث لاعهد فی الخارج خصوصا فی الجمع الیٰ قوله هذا ماعلیه المحققون [1]

پھر استغراق (تا) اطلاق سے استغراق مفہوم ہوتا ہے جہاں عہد خارجی نہ ہو خصوصاً جمع میں (تا) محققین کی یہی رائے ہے۔

ثالثاً بہت اچھا اگر فرض کریں کہ لام عہد خارجی کے لئے ہے تو اس سے بھی قطعاً یقیناً استغراق ہی ثابت ہوگا کہ وجوہ خمسہ سے اول وسوم وپنجم کا بطلان تو دلائل قاہرہ سے اوپر ثابت ہولیا اور واضح ہو چکا کہ خود جن سے کلامِ الٰہی کا اولاً واصالۃً خطاب تھا یعنی حضور پُرنور سید یوم النشور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم انہوں نے ہرگز اس آیت سے صرف بعض افراد معینہ یا کسی جماعت خاصہ کو نہ سمجھا اب نہ رہیں، مگر وجہ دوم وچہارم یعنی وہ جو قرآن عظیم میں بروجہ اکثر وافر ذکر انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام بروجہ عموم واستغراق تام ہے اسی وجہ معہود کی طرف لام **النبیین** مشیر ہے تو اس عہد کا حاصل بحمد اللہ تعالیٰ وہی استغراق کامل جو مسلمانوں کا عقیدہ ایمانیہ ہے یا ذکر جنسی کی طرف اشارہ ہے اور ختم کا حاصل نفی معیت وبعدیت ہے جیسے اولویت بمعنی نفی معیت وقبلیت تعریفات علامہ سید شریف قدس سرہ الشریف میں ہے:

الاول فرد لایکون غیره من جنسه سابقا علیه ولا مقارنا له [2]

---

[1] التوضیح علی التنقیح — الفاظ العام الجمع المعرف باللام — المکتبۃ الرحیمیہ دیوبند سہارنپور بھارت — ۱ / ۱۵۰

[2] التعریفات — باب الالف — انتشارات ناصر خسرو ایران — صفحہ ۱۷

اوّل فرد ہے کیونکہ اس کا کوئی ہم جنس اس سے پہلے نہیں اور نہ اس کے ساتھ متصل ہے۔

حدیث شریف میں ہے:

انت الاول فلیس قبلک شیء وانت الأخر فلیس بعدک شیء [1] **رواه مسلم فی صحیحه والترمذی واحمد وابن ابی شیبة وغیرهم عن ابی هریرة رضی اللّٰه تعالیٰ عنه عن النبی صلی اللّٰه تعالیٰ علیه وسلم وللبیهقی فی الاسماء والصفات عن ام سلمة رضی اللّٰه تعالیٰ عنهما عن النبی صلی اللّٰه تعالیٰ علیه وسلم انه کان یدعو بهٰؤلاء الکلمات اللهم انت الاول فلاشیء قبلک وانت الأخر فلا شیء بعدک** [2]

تُو اول ہے تجھ سے پہلے کوئی شی نہیں، اور تُو آخر میں ہے تیرے بعد کوئی شی نہیں، اسے مسلم نے اپنی صحیح میں، ترمذی، امام احمد اور ابن ابی شیبہ وغیرہم نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے۔ امام بیہقی نے الاسماء والصفات میں حضرت امّ سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے کہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان کلمات کے ساتھ دعا فرمایا کرتے: اے اللہ! تو اول ہے تجھ سے پہلے کوئی شی نہیں اور تو آخر ہے تیرے بعد کوئی شی نہیں۔

تو خاتم النبیین کا حاصل ہمارے حضور پُرنور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ اور بعد جنس نبی کی نفی ہوئی اور جنس کی نفی عرفاً ولغۃً وشرعاً جملہ افراد ہی سے ہوتی ہے ولہذا الائے نفی جنس صیغ عموم سے ہے جیسے **لا رجل فی الدار** ولہذا **لا الٰه الا اللّٰه** ہر غیر خدا سے نفیِ الوہیت کرتا ہے، یوں بھی استغراق ہی ثابت ہوا، وللہ الحمد۔ (نامکمل دستیاب ہوا)

☆☆.................☆☆.................☆☆

---

[1] صحیح مسلم — کتاب الذکر والدعاء — باب الدعاء عند النوم — قدیمی کتب خانہ کراچی — ۲/۳۴۸

مصنف ابن ابی شیبہ — کتاب الدعاء — حدیث ۹۳۶۲ — ادارۃ القرآن کراچی — ۱۰/۲۵۱

[2] الاسماء والصفات للبیہقی مع فرقان القرآن — باب ذکر اسماء التی تتبع اثبات الباری الخ — داراحیاء التراث العربی بیروت — صفحہ ۱۰